سوال

(418)طلاق دینے کی شرائط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی منہ پھٹ اوربدزبان ہے، ایک دفعہ میرااپنی بیوی کے ساتھ جھگڑاہواتو میں نے اسے کہا اگر تو خاموش نہ ہوئی تو میں تجھے طلاق دے دوں گا لیکن وہ خاموش نہ ہوئی، میں نے شدید غصے کے عالم میں اسے طلاق دے دی، اب مجھے بتایا جائے کہ ایسی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں شک نہیں ہے کہ غصہ آگ کا ایک انگارہ ہے جسے شیطان، انسان کے دل میں ڈال دیتا ہے پھر انسان کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، رگیں پھول جاتی ہیں، پھر انسان آپے سے باہر ہو کر اُول فول بکنا شروع کر دیتا ہے، اس قسم کے غصہ میں مبتلا ہونا شریعت کو انتہائی ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہی وصیت فرمائی تھی، جب اس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !مجھے کوئی وصیت فرمائیں!آپ نے فرمایا: ''غصہ نہ کر'' اس نے کئی مرتبہ اپنی بات کو دہرایا تو آپ نے ہر دفعہ جواب میں یہی فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر۔'' [1]

طلاق غصہ کی ابتدائی حالت میں دی جائے جب طلاق دینے والے کے ہوش و حواس قائم ہوں اور اسے علم ہو کہ میں منہ سے کیا کہہ رہا ہوں، ایسی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے ایسی حالت میں طلاق دی ہے کہ غصہ آنے کے باوجود اس کے حواس درست تھے اور اپنے اختیار و ارادہ سے یہ کام کیا ہے۔

دوسری حالت یہ ہے کہ بیوی کو طلاق غصے کی ایسی حالت میں دی جائے کہ انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا ہو، ایسی حالت میں وہ مجنون اور دیوانے کی حالت میں خیال کیا جائے گا اور اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''حالت اغلاق میں طلاق نہیں ہوتی۔'' [2]

اغلاق سے مراد عقل پر پردہ ڈال دینے والا شدید غصہ ہے، جب انسان بحالت غصہ اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کا شعور ختم ہو جائے اور اپنی یادداشت کھو بیٹھے، اسے کچھ معلوم نہ ہو کہ وہ اپنے منہ سے کیا کہہ رہا ہے تو ایسی حالت میں راجح قول کے مطابق طلاق نہیں ہوتی، یہ معلوم کرنا کہ طلاق دہندہ نے غصے کی حالت میں طلاق دی ہے، اس بات کا اندازہ وہ خود ہی لگا سکتا ہے، مطلق طور پر غصہ کی حالت میں طلاق نہ ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ طلاق ہمیشہ غصہ کی حالت میں دی جاتی ہے، کوئی انسان بھی راضی خوشی اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الادب: ٦١١٦۔

[2] ابوداود، الطلاق: ٢١٩٣۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:357

محدث فتویٰ